13-3-2014

مسئلہ کاروبار

جناب مفتی حضرت صاحب

السلام علیکم

بعد عرض ہے کہ میں علیم الدین ولد محمد انور حیدر راجپوت میں کاروبار کی وجہ سے پریشان ہوں میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے کاروبار کی وضاحت کے بارے میں میری رہنمائی کی جائے کہ یہ کاروبار دین دنیا اور دور کے حساب سے جائز ہے یا ناجائز ہے۔

کاروبار ہے انٹرنیٹ کے کنکشن دینے کا جس سے لوگ انٹرنیٹ پر ہر قسم کے کام اور دیگر مذہبی مسائل اور فحاشی کی بھی چیز دیکھتے اور سنتے ہیں۔

میں

میں نے اپنے گھر کی چھت پر پورا سیٹ اپ لگایا ہوا ہے اور تقریباً پورے شہر میں اور گاؤں میں کنکشن دیگر لوگوں کے گھروں اور دکانوں پر انٹرنیٹ کی سہولت میسر کی ہوئی ہے یہ WIFI NET ہے جب میں نے یہ کام شروع کیا تھا تو میں نے ایک عالم صاحب سے پوچھ کر شروع کیا تھا جو کہ پیش امام بھی ہیں مگر اب میں نے بھی نماز شروع کی 3 دن تبلیغ میں لگائے ہیں تو میری زندگی میں بھی دین آنا شروع ہوا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم اور شریعت کے حساب سے فتاویٰ دیا جائے کہ یہ WIFI NET وائی فائی انٹرنیٹ کا کام جائز ہے یا ناجائز اور اگر جائز ہے تو کس حد تک؟

اور اگر ناجائز ہے تو کس حد تک؟

اور اگر حرام ہے تو واضح فتاویٰ دیا جائے؟

اس کے علاوہ میرا میوزک سینٹر کا کام تھا اب میں
نے وہ بھی ختم کر دیا ہے اب صرف الیکٹرونکس کی
دکان اور DVD کی کیسٹ اور موبائل ریپئرنگ
کرتا ہوں میرے (چھ) بچے ہیں ~~گھر~~ جس گھر میں میں
رہتا ہوں اس پر بھی جھگڑا چل رہا ہے اور اس کے
علاوہ میرا ~~دوسرا یا~~ تیسرا کوئی کاروبار نہیں ہے .

① اگر یہ انٹرنیٹ کا کام حرام ہے تو اس کو ختم کرنے میں
کتنا ٹائم درکار ہے ② اگر میں یہ کسی اور کو بیچ دوں تو یہ
کیسا ہے گا ③ اگر حرام ہے تو اس کو کرائے پر بھی دونگا
④ یا اس کو بالکل بند کر کے رکھ دوں ؟
⑤ اگر ڈائریکٹ بند کر دوں گا تو لوگوں کو سامان کے پیسے وغیرہ
بھی دینے کا مسئلہ ہوگا ~~...~~ ہر کنکشن چارج 1000/- روپے ہیں

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

جواب سے پہلے بطورِ تمہید کے یہ بات سمجھنا چاہیے کہ انٹرنیٹ کی اصل وضع تخریبی مقاصد کے لئے نہیں بلکہ معلومات حاصل کرنے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے ہے، چونکہ سروس فراہم کرنے کی اصل حیثیت محض ایک ذریعہ کی ہے اور استعمال کا سارادارومدار استعمال کنندہ پر ہے اسلئے سروس فراہم کرنا فی نفسہ جائز اور اس سے حاصل شدہ آمدنی بھی حلال ہے تاہم اگر سروس مہیا کرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ یہ ناجائز مقاصد کے تحت حاصل کیا جائیگا، اور اس کے بعد بھی وہ اس میں معاونت کرے تو سروس فراہم کرنے والا بھی گناہگار ہو گا، لہذا سروس فراہم کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ انٹرنیٹ کے ناجائز استعمال کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرے مثلاً سروس فراہم کرتے وقت یہ شرط لگادی جائے کہ ناجائز مقاصد اور غیر قانونی کاموں کے لئے استعمال نہیں کیا جائیگا نیز استعمال کے دوران اس بات کی نگرانی کی جائے کہ کوئی اسے غیر قانونی مقاصد کے لئے تو استعمال نہیں کر رہا ہے۔ (ماخذہ التبویب ۶۷۶/۸۳)

اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔انٹرنیٹ کا کام فی نفسہ حرام نہیں ہے بشرطیکہ سروس فراہم کرنے والا ناجائز استعمال کے واسطے خود کوئی سہولت مہیا نہ کرے یا اس میں تعاون نہ کرے۔

(۲تا۴)۔۔۔چونکہ اس کا فی نفسہ جائز استعمال بھی ممکن ہے اسلئے اس کو بیچ سکتے ہیں لیکن کسی ایسے شخص کے ہاتھوں بیچ دیں جس کے بارے میں یقین یا غالب گمان ہو کہ وہ شخص اس کو ناجائز طور پر نہ خود استعمال کرے گا اور نہ ناجائز استعمال کرنے میں دوسروں کے ساتھ تعاون کرے گا۔

(۵)۔۔۔آپ کوئی جائز اور اچھا کاروبار ملنے تک ناجائز استعمال سے بچتے ہوئے اس کاروبار کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

جواهر الفقه: (452/2)

واما السبب البعيد كبيع الحديد من اهل الفتنة وبيع العنب ممن يتخذه خمراً وبيع الاجر والحطب ممن يتخذها كنيسة او بيعة وكذا اجارة الدابة لمن يريد سفر معصية وامثالها اذا علم فتكره تنزيها كما يستفاد من كلام الدر

دار الافتاء

الهداية في شرح بداية المبتدي - (2 / 414)

قال: " ويكره بيع السلاح من أهل الفتنة وفي عساكرهم " لأنه إعانة على المعصية " وليس ببيعه بالكوفة من أهل الكوفة ومن لم يعرفه من أهل الفتنة بأس " لأن الغلبة من الأمصار لأهل الصلاح وإنما يكره بيع نفس السلاح لا بيع مالا يقاتل به إلا بصنعة ألا ترى أنه يكره بيع المعازف ولا يكره بيع الخشب وعلى هذا الخمر مع العنب ....والله أعلم بالصواب

زبیر احمد

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۳/شعبان ۱۴۳۵ھ

۲/جون ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

(محمد عبدالمنان عفی عنہ)

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۴۳۵/۸/۳ھ

الجواب صحیح

۱۴۳۵/۸/۶ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۱۶۳۱/۷

۱۴۳۵/۸/۱۰ھ

۲۰۱۴/۶/۹